THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

RECYCLING SACRED PAPERS IN ISLAMIC LAW: A JURISPRUDENTIAL ANALYSIS

اوراقِ مقدسہ کی ری سائیکلنگ کی شرعی حیثیت: ایک فقہی جائزہ

Nisar Ahmad
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Arabic Studies,
University of Swat
Email ID: nisarkabal123@gmail.com
ORCID ID:https://orcid.org/0009-0008-6538-6748

Bibi Saima Amanullah
Ph.D Scholar, Department of Islamic Learning , University of Karachi
Email ID: saimaamanullah83@gmail.com

Waqas Muhammad
(Corresponding Author)
M.Phil Scholar, Department of Islamic & Arabic Studies,
University of Swat
Email ID: wmuhammad878@gmail.com

ABSTRACT

This study examines the Sharīʿah status of recycling worn-out Qur'anic manuscripts and other sacred papers containing Qur'anic verses, Prophetic traditions, Divine Names, and the names of the Prophets. Islamic jurists have discussed various methods for disposing of such materials while preserving their sanctity, including burial, erasing the written text with water, and, according to some jurists, burning. The study analyzes these classical rulings and identifies the preservation of reverence, protection from desecration, and respect for sacred inscriptions as their underlying objectives. It then examines the contemporary possibility of recycling sacred papers through modern technological processes. In particular, the study considers a process in which sacred inscriptions are completely removed and the paper is transformed into pulp, thereby losing its original physical form and identifiable character. In light of relevant jurisprudential principles, particularly the concept of istiḥālah (substantial transformation), the study argues that the resulting pulp may, in principle, be reused for the production of paper or cardboard, provided that the sacred inscriptions have been completely effaced and all stages of collection, storage, transportation, processing, and disposal are conducted with due reverence and cleanliness. The study further emphasizes that such recycling should not be undertaken merely as an industrial process but as a carefully regulated method for protecting sacred materials from desecration. It recommends collaboration between Islamic jurists, Islamic studies scholars, chemical engineers, paper-production specialists, and other scientific experts to establish technically reliable and Sharīʿah-compliant recycling procedures. The study concludes that reusing the resulting pulp for the production of Qur'anic paper or related materials is particularly appropriate from the perspective of reverence and respect.

Keywords: *Sacred Papers; Qur'anic Manuscripts; Recycling; Islamic Jurisprudence; Istiḥālah (Substantial Transformation)*

تمہید

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کے لیے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی گئی۔ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کی حیثیت سے انتہائی عظمت و تقدس کا حامل ہے، اس لیے اس کے احترام و تعظیم کو ملحوظ رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ قرآنِ کریم کا وہ نسخہ جو قابلِ قراءت اور قابلِ استفادہ ہو، اس کا احترام لازم ہے، اور جب کوئی مصحف بوسیدہ ہو کر اس حد تک پہنچ جائے کہ اس سے قراءت ممکن نہ رہے، تب بھی اس کی حرمت و تقدس باقی رہتا ہے۔ اسی طرح وہ دیگر دینی کتب و رسائل جن میں قرآنی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

آیات، احادیثِ نبویہ، اسمائے حسنیٰ یا انبیائے کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ درج ہوں، اگر بوسیدہ یا ناقابلِ استفادہ ہوجائیں تو ان کے بارے میں بھی فقہائے کرام نے تعظیم و تکریم کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف احکام بیان کیے ہیں۔

بوسیدہ اوراقِ مقدسہ سے متعلق فقہی احکام

فقہائے کرام نے بوسیدہ اور ناقابلِ استفادہ اوراقِ مقدسہ کو بے حرمتی سے محفوظ رکھنے کے لیے متعدد طریقے ذکر کیے ہیں۔ ان میں بالخصوص درج ذیل صورتیں قابلِ ذکر ہیں:

اول: انہیں کسی پاکیزہ کپڑے میں لپیٹ کر ایسی محفوظ جگہ دفن کردیا جائے جہاں عام لوگوں کی آمدورفت نہ ہو یا بہت کم ہو۔ اس مقصد کے لیے قبر کی مانند گڑھا کھود کر دفن کرنا، اور بہتر یہ ہے کہ بغلی قبر یعنی لحد بنائی جائے، تاکہ مٹی براہِ راست ان اوراق پر نہ پڑے۔

دوم: ان اوراق کے ساتھ کوئی وزنی چیز باندھ کر انہیں کسی بہتے ہوئے دریا یا سمندر میں ڈال دیا جائے، تاکہ وہ محفوظ طریقے سے پانی میں مستور ہوجائیں اور ان کی بے حرمتی کا احتمال باقی نہ رہے۔

سوم: ان اوراق سے تحریر اور نقوش کو پانی کے ذریعے محو کیا جائے، اور اس کے بعد انہیں تلف کردیا جائے۔ بعض فقہاء نے اس مقصد کے لیے جلانے کی بھی اجازت دی ہے۔

ان فقہی طریقوں کی بنیاد متعدد فقہی مصادر میں موجود تصریحات پر ہے۔ چنانچہ علامہ حصکفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال الحصكفي: الكتب التي لا ينتفع بها يمحى عنها اسم الله وملائكته ورسله ويحرق الباقي، ولا بأس بأن تلقى في ماء جار كما هي أو تدفن، وهو أحسن كما في الأنبياء[1] .

ترجمہ: علامہ حصکفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن کتابوں سے اب استفادہ ممکن نہ ہو، ان سے اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور انبیائے کرام کے اسمائے مبارکہ محو کردیے جائیں، پھر باقی حصہ جلادیا جائے۔ تاہم انہیں اسی حالت میں بہتے پانی میں ڈالنے یا دفن کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ دفن کرنا بہتر ہے۔

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ نے بھی بوسیدہ مصحف کے بارے میں لکھا ہے:

وفي الذخيرة المصحف إذا صار خلقاً وتعذر القراءة منه لا يحرق بالنار، إليه أشار محمد وبه نأخذ، ولا يكره دفنه، وينبغي أن يلف بخرقة طاهرة ويلحد له... وإن شاء غسله بالماء[2].

ترجمہ: ذخیرہ میں ہے کہ جب مصحف اس قدر بوسیدہ ہوجائے کہ اس سے قراءت ممکن نہ رہے تو اسے آگ میں نہ جلایا جائے، جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اسے دفن کرنا مکروہ نہیں، بلکہ بہتر یہ ہے کہ اسے پاکیزہ کپڑے میں لپیٹ کر لحد میں دفن کیا جائے۔ اور اگر چاہے تو اسے پانی سے دھو بھی سکتا ہے۔

اسی طرح فتاوی ہندیہ میں مذکور ہے۔

ولو محالوحا كتب فيه القرآن واستعمله في امر الدنيا يجوز وقد ورد النهي عن محو اسم الله تعالي بالبزاق.[3]

"اگر کسی ایسے کاغذ کو، جس پر قرآنِ کریم لکھا ہوا ہو، مٹا دیا جائے اور پھر اسے کسی دنیوی کام میں استعمال کیا جائے تو یہ جائز ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے نام کو تھوک کے ذریعے مٹانے سے ممانعت وارد ہوئی ہے۔"

اسی طرح فقہِ حنفی کے ایک اور معتبر قول ہے:

المصحف إذا صار بحال لا يقرأ فيه يدفن كالمسلم. [4]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ترجمہ: جب مصحف ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ اس سے قراءت ممکن نہ رہے تو اسے مسلمان کی طرح دفن کیا جائے۔

حنابلہ کے فقیہ علامہ بہوتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ولو بلي المصحف أو اندرس دفن نصاً، ذكره أحمد، أن أبا الجوزاء بلي له مصحف فحفر له في مسجد فدفنه. [5]

ترجمہ: اگر مصحف بوسیدہ یا پرانا ہوجائے تو اسے دفن کیا جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو الجوزاء رضی اللہ عنہ کا مصحف بوسیدہ ہوگیا تھا، تو انہوں نے مسجد میں اس کے لیے گڑھا کھود کر اسے دفن کردیا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی بوسیدہ مصحف کے بارے میں فرماتے ہیں:

وأما المصحف العتيق والذي تحرق وصار بحيث لا ينتفع به بالقراءة فيه فإنه يدفن في مكان يصان فيه، كما أن كرامة بدن المؤمن دفنه في موضع يصان فيه. [6]

ترجمہ: جو پرانا مصحف بوسیدہ ہوجائے اور اس سے قراءت کے ذریعے استفادہ ممکن نہ رہے، اسے ایسی جگہ دفن کیا جائے جہاں اس کی حفاظت اور تعظیم برقرار رہے، جس طرح مؤمن کے جسم کو اس کی حرمت و تکریم کی خاطر ایسی جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی بے حرمتی نہ ہو۔

ان فقہی تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ بوسیدہ مصاحف اور اوراقِ مقدسہ کے بارے میں بنیادی مقصد حفاظت، تعظیم اور بے حرمتی سے اجتناب ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے فقہائے کرام نے دفن کرنے، پانی کے ذریعے تحریر محو کرنے اور بعض صورتوں میں جلانے کی اجازت بیان کی ہے۔

مصاحف کو جلانے کے جواز کی فقہی بنیاد

بعض اہلِ علم نے بوسیدہ مصاحف کو آگ کے ذریعے تلف کرنے کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ یہ موقف بالخصوص مالکیہ اور شافعیہ کے بعض فقہاء سے منقول ہے۔ ان حضرات کی بنیادی دلیل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا وہ اقدام ہے جو تدوینِ مصاحف کے موقع پر سامنے آیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امت کو ایک متفقہ مصحف پر جمع فرمایا تو دیگر صحائف و مصاحف کو تلف کرنے کا حکم دیا گیا۔

ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفي أمر عثمان بتحريق المصاحف حين جمع القرآن جواز تحريق الكتب التي فيها أسماء الله تعالى، وأن ذلك إكرام لها وصيانة من الوطء بالأقدام وطرحها في ضياع من الأرض. [7]

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قرآنِ کریم کو جمع کرنے کے موقع پر مصاحف کو جلانے کے حکم سے ان کتابوں کو جلانے کا جواز معلوم ہوتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے مقدس نام موجود ہوں، اور ایسا کرنا ان کی تعظیم اور اس بات سے حفاظت کے لیے ہے کہ انہیں قدموں تلے روندا جائے یا زمین پر بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اقدام سے ان کتابوں اور اوراق کو جلانے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے مقدس نام یا قرآنِ کریم کی آیات موجود ہوں۔ اس عمل کا مقصد بے حرمتی نہیں بلکہ مقدس تحریروں کو پاؤں تلے روندے جانے اور زمین پر منتشر ہوکر ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا تھا۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں:

إذا احتيج إلى تعطيل بعض أوراق المصحف لبلى ونحوه فلا يجوز وضعها في شق أو غيره؛ لأنه قد يسقط ويوطأ، ولا يجوز تمزيقها لما فيه من تقطع الحروف وتفرق الكلام، وفي ذلك ازدراء بالمكتوب، وإن أحرقها بالنار فلا بأس، لأن عثمان أحرق مصاحف كان فيها آيات وقراءات ولم ينكر عليه. [8]

ترجمہ: جب مصحف کے بعض اوراق بوسیدہ ہوجانے وغیرہ کی وجہ سے انہیں ناقابلِ استعمال کرنا ضروری ہوجائے تو انہیں کسی شگاف یا ایسی جگہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ وہ گر سکتے ہیں اور پاؤں تلے آسکتے ہیں۔ اسی طرح

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

انہیں پھاڑنا بھی جائز نہیں، کیونکہ اس سے حروف ٹکڑے ٹکڑے اور کلام منتشر ہوجاتا ہے، اور اس میں تحریر کی توہین کا پہلو پایا جاتا ہے۔ البتہ اگر انہیں آگ سے جلادیا جائے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسے مصاحف جلائے تھے جن میں آیات اور مختلف قراءتیں موجود تھیں، اور کسی نے آپ کے اس اقدام پر نکیر نہیں کی۔

اس عبارت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بوسیدہ اوراق کو ایسی جگہ رکھنا جہاں ان کے گرنے اور پاؤں تلے آنے کا امکان ہو، مناسب نہیں؛ اسی طرح انہیں اس انداز سے پھاڑنا بھی درست نہیں جس سے مقدس تحریر کے حروف منتشر ہوں اور بے حرمتی کا پہلو پیدا ہو۔ البتہ آگ کے ذریعے تلف کرنے کی گنجائش بیان کی گئی ہے، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مصاحف جلانے کے اقدام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے نکیر منقول نہیں۔

تاہم یہ بھی واضح رہے کہ بعض فقہاء نے آگ سے جلانے کے بجائے دفن کرنے کو ترجیح دی ہے۔ اس اختلاف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اصل مقصود کسی مخصوص طریقۂ تلف کو اختیار کرنا نہیں، بلکہ مقدس تحریر کی حفاظت اور اس کی بے حرمتی سے مکمل اجتناب ہے۔

اوراقِ مقدسہ کی ری سائیکلنگ کا جدید مسئلہ

مذکورہ فقہی مباحث کی روشنی میں اب جدید دور کے ایک اہم مسئلے کا جائزہ لیا جاسکتا ہے، اور وہ ہے اوراقِ مقدسہ کی ری سائیکلنگ۔

قدیم زمانے میں کاغذ اور تحریر کو تلف کرنے کے جو طریقے اختیار کیے جاتے تھے، ان میں پانی سے تحریر مٹانا ایک معروف طریقہ تھا۔ لیکن موجودہ دور میں طباعت کے لیے ایسی مضبوط اور پائیدار سیاہی استعمال ہوتی ہے جو محض پانی سے آسانی سے محو نہیں ہوتی۔ تاہم جدید سائنسی طریقوں اور مخصوص کیمیکلز کے ذریعے کاغذ پر موجود طباعتی حروف و نقوش کو تحلیل یا محو کرنا ممکن ہے۔

اگر کسی سائنسی طریقۂ کار کے ذریعے اوراقِ مقدسہ کی تحریر اس طرح مکمل طور پر محو کردی جائے کہ قرآنی آیات، اسمائے الٰہی، احادیثِ نبویہ اور دیگر مقدس عبارتوں کی شناخت باقی نہ رہے، اور کاغذ اپنی سابقہ شکل سے تبدیل ہوکر گودے (pulp) کی شکل اختیار کرلے، تو اس صورت میں ایک اہم فقہی اصول سامنے آتا ہے، یعنی استحالہ۔ دوسرے لفظوں میں اصل مادے کی ہیئت و ماہیت اس حد تک تبدیل ہوجائے کہ وہ اپنی سابقہ شناخت سے نکل جائے۔

لہٰذا اگر اوراقِ مقدسہ کو باقاعدہ شرعی و سائنسی احتیاط کے ساتھ ایسے مرحلے سے گزارا جائے کہ ان پر موجود مقدس تحریر مکمل طور پر محو ہوجائے اور کاغذ گودے کی شکل اختیار کرلے، تو اس گودے کو دوبارہ کاغذ یا گتے کی تیاری میں استعمال کرنے کی گنجائش پیدا ہوجاتی ہے۔ تاہم اس کے استعمال میں بھی تعظیم و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

ری سائیکلنگ کے دوران ضروری احتیاطیں

اوراقِ مقدسہ کی ری سائیکلنگ اگرچہ فی نفسہٖ ایک قابلِ غور جدید طریقہ ہے، تاہم اس عمل میں چند بنیادی احتیاطوں کی رعایت ضروری ہے، تاکہ شرعی احترام بھی برقرار رہے اور مقدس اوراق کی کسی بھی مرحلے پر بے حرمتی نہ ہو۔

1۔ محفوظ اور پاکیزہ ذخیرہ گاہ:

جس گودام یا مقام میں اوراقِ مقدسہ جمع کیے جائیں وہ پاک، صاف اور محفوظ ہو، اور مصاحف و اوراق کو باعزت انداز میں رکھا جائے۔

2۔ تحریر محو کرنے کے مقام کی پاکیزگی:

جس مقام پر کیمیکل یا کسی دوسرے طریقے سے مقدس تحریر کو محو کیا جائے، وہ جگہ بھی پاک، صاف اور مناسب انتظامات سے آراستہ ہو۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

3۔ کارکنوں کے لیے ادب و احترام:

اگرچہ یہ عمل مشینری یا جدید پلانٹ کے ذریعے انجام دیا جائے، تاہم مقدس اوراق کو اٹھانے، منتقل کرنے اور مشین میں رکھنے والے کارکنوں کو اس بات کی خصوصی تربیت دی جائے کہ وہ ہر مرحلے پر ادب و احترام کو ملحوظ رکھیں۔ حتی الامکان باوضو رہنا بھی تعظیم و ادب کے تقاضوں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

4۔ خارج ہونے والے سیال مادے کا مناسب انتظام:

تحریر محو کرنے کے بعد جو سیال مادہ خارج ہو، اس کے لیے ایسا انتظام کیا جائے کہ وہ کسی ناپاک یا توہین آمیز مقام پر نہ پہنچے۔ اسے مناسب اور محفوظ طریقے سے خارج یا تلف کیا جائے۔

5۔ استعمال ہونے والے کیمیکل کی پاکیزگی:

تحریر محو کرنے کے لیے استعمال ہونے والے کیمیکل میں ایسی نجاست شامل نہ ہو جو مقدس تحریر کے ساتھ نامناسب تعامل کا باعث بنے۔ اس سلسلے میں ماہرینِ سائنس اور فقہاء سے مشاورت ضروری ہے۔

6۔ غیر مناسب مواد کی آمیزش سے اجتناب:

ری سائیکلنگ کے عمل میں مصاحف اور اوراقِ مقدسہ کو ایسے غیر متعلقہ مواد کے ساتھ نہیں ملایا جانا چاہیے جن میں فحش تصاویر، توہین آمیز مواد یا دیگر نامناسب اشیاء شامل ہوں۔

7۔ نقل و حمل میں احترام:

اوراقِ مقدسہ کو پلانٹ تک منتقل کرنے اور پلانٹ کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک لے جانے کے دوران بھی ادب و احترام کا خاص خیال رکھا جائے۔ انہیں پھینکنے، گرانے یا پاؤں تلے آنے سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے کارکنوں کی مناسب تربیت اور نگرانی کا مؤثر نظام قائم کیا جانا چاہیے۔

سائنسی ماہرین اور فقہاء سے مشاورت کی ضرورت

اوراقِ مقدسہ کی ری سائیکلنگ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں فقہی اصولوں کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی طریقۂ کار کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ اس لیے بہتر ہوگا کہ اس سلسلے میں فقہائے کرام، ماہرینِ اسلامیات، کیمیکل انجینئرز، کاغذ سازی کے ماہرین اور دیگر متعلقہ سائنس دان باہمی مشاورت سے ایسا طریقہ وضع کریں جس میں ایک طرف مقدس تحریر مکمل طور پر محفوظ طریقے سے محو ہوجائے اور دوسری طرف بے حرمتی کے تمام ممکنہ پہلوؤں سے بھی حتی الامکان بچا جاسکے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ری سائیکلنگ کے لیے اختیار کیا جانے والا طریقۂ کار محض نظری نہ ہو بلکہ اس کے عملی مراحل، استعمال ہونے والے کیمیکلز، خارج ہونے والے مادے اور تیار ہونے والے گودے کی ماہیت کا بھی سائنسی طور پر جائزہ لیا جائے۔ اس کے بعد ہی کسی مخصوص صنعتی طریقۂ کار کے بارے میں قطعی شرعی حکم صادر کیا جانا چاہیے۔

ری سائیکل شدہ گودے کے استعمال کا حکم

جب مقدس اوراق کی تحریر مکمل طور پر محو ہوجائے اور کاغذ اپنی سابقہ صورت سے تبدیل ہوکر گودے کی شکل اختیار کرلے تو اس گودے کو دوبارہ کاغذ یا گتے کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ احترام و تعظیم کے اعتبار سے بہتر صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اسے دوبارہ قرآنِ کریم کے لیے کاغذ یا گتے کی تیاری میں استعمال کیا جائے۔

تاہم اگر کسی صنعتی یا عملی ضرورت کے تحت اس گودے کو کسی دوسرے جائز مقصد کے لیے استعمال کیا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہوسکتی ہے، کیونکہ اس مرحلے پر سابقہ کاغذ اپنی پہلی ہیئت اور شناخت سے تبدیل ہوچکا ہوگا۔ البتہ اس کے استعمال میں بھی تقدس و احترام کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ ایسے استعمالات

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

سے اجتناب ضروری ہوگا جن میں اس مادے کی اہانت یا بے حرمتی کا واضح پہلو پایا جاتا ہو۔ مثلاً اسے ٹشو پیپر، صفائی کے ایسے کاغذ یا ایسی اشیاء میں استعمال کرنا مناسب نہیں جن کے استعمال میں بے حرمتی کا احتمال غالب ہو۔

نتائجِ تحقیق

مندرجہ بالا فقہی اقوال، اصولِ فقہ اور جدید سائنسی امکانات کے جائزے سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. قرآنِ کریم اور دیگر مقدس تحریروں کے بوسیدہ اوراق کی تعظیم و حفاظت شرعی طور پر ضروری ہے، خواہ وہ قابلِ قراءت ہوں یا ناقابلِ قراءت ہوں۔

2. فقہائے کرام نے بوسیدہ مصاحف اور اوراقِ مقدسہ کو بے حرمتی سے محفوظ رکھنے کے لیے دفن کرنے، پانی کے ذریعے تحریر محو کرنے اور بعض صورتوں میں جلانے کے طریقے بیان کیے ہیں۔

3. فقہی اختلاف کے باوجود ان تمام طریقوں کے پیچھے بنیادی مقصد مقدس تحریر کی حفاظت اور اس کی بے حرمتی سے اجتناب ہے۔

4. جدید دور میں اگر اوراقِ مقدسہ کو کسی ایسے سائنسی طریقے سے ری سائیکل کیا جائے جس کے نتیجے میں ان پر موجود مقدس تحریر مکمل طور پر محو ہوجائے اور کاغذ گودے کی شکل اختیار کرلے، تو اصولِ استحالہ کی روشنی میں اس گودے کو دوبارہ کاغذ یا گتے کی تیاری میں استعمال کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے۔

5. اس عمل میں اوراقِ مقدسہ کے جمع کرنے، ذخیرہ کرنے، نقل و حمل، تحریر محو کرنے اور گودا تیار کرنے کے تمام مراحل میں ادب و احترام اور پاکیزگی کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

6. اس گودے کو دوبارہ قرآنِ کریم کے کاغذ یا گتے کی تیاری میں استعمال کرنا احترام و تعظیم کے اعتبار سے زیادہ مناسب اور بہتر صورت ہے۔

7. اگر کسی دوسری جائز ضرورت کے تحت اس گودے کو کسی اور مقصد میں استعمال کیا جائے تو اصولی طور پر اس کی گنجائش موجود ہوسکتی ہے، بشرطیکہ اس استعمال میں مقدس مادے کی اہانت کا پہلو نہ پایا جائے۔

8. ایسے استعمالات جن میں بے حرمتی کا غالب اندیشہ ہو، مثلاً ٹشو پیپر یا صفائی کے ایسے کاغذات کی تیاری جنہیں معمولی اور غیر محترم استعمال میں لایا جاتا ہے، ان سے اجتناب کیا جائے۔

9. چونکہ جدید ری سائیکلنگ کے طریقوں میں مختلف کیمیکلز، مشینری اور صنعتی مراحل شامل ہوسکتے ہیں، اس لیے کسی مخصوص پلانٹ یا طریقۂ کار کو شرعی طور پر اختیار کرنے سے قبل متعلقہ فقہاء اور سائنسی ماہرین کی مشترکہ رائے حاصل کرنا زیادہ محتاط اور مناسب طریقہ ہوگا۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اوراقِ مقدسہ کی ری سائیکلنگ کو محض تلف کرنے کے ایک صنعتی عمل کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے، بلکہ اسے مقدس تحریروں کی حفاظت، تعظیم اور بے حرمتی سے بچاؤ کے اصول کے تحت انجام دیا جانا چاہیے۔ اگر تحریر کو مکمل طور پر محو کرکے کاغذ کو گودے کی ایسی شکل میں تبدیل کردیا جائے جس میں مقدس عبارت کی شناخت باقی نہ رہے، اور پورے عمل میں شرعی آداب و احتیاطوں کو ملحوظ رکھا جائے، تو اس گودے کو دوبارہ کاغذ یا گتے کی تیاری میں استعمال کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ تاہم اس کے استعمال میں بھی ایسے تمام پہلوؤں سے اجتناب لازم ہے جو مقدس مادے کی اہانت کا باعث بن سکتے ہوں۔

حوالہ جات

1: ردالمحتار علی الدر المختار، ابن عابدین شامی، جلد: ۶، صفحہ: ۴۲۲، دار لفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ۱۹۹۰

2: ردالمحتار علی الدر المختار، ابن عابدین شامی، جلد: ۶، صفحہ: ۴۲۲، دار لفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ۱۹۹۰

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

3 : نظام الدین، جماعۃ من علماء الہند، فتاوی الہندیہ، (عالمگیری)، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد، جلد: ۵، صفحہ ۳۲۲، مکتبہ حقانیہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار، پشاور ۱۹۹۰ء،

4 : حصکفی، شیخ علاء الدین محمد بن علی، الدر المختار، ج: ۱، صفحہ: ۱۹۱، دار لفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ۱۹۹۰ء

5 : بھوتی، منصور بن یونس بن ادریس، کشاف القناع، جلد: ۱، صفحہ ۱۳۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۱۹۸۶ء

6 : ابن تیمیہ، ابو العباس احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، جلد ۱۲، صفحہ: ۵۹۹، مجمع الفلک، فہد بطاعۃ المصحف الشریف، ۱۹۸۷ء

7 : قرطبی، علی بن خلف عبد الملک بن بطال، شرح صحیح البخاری، جلد: ۱۰، صفحہ ۲۲۶، مکتبہ الرشید، ریاض، ۱۹۹۹ء

8 : سیوطی، عبد الرحمان جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، جلد: ۲، صفحہ: ۲۲۵، مجمع الملک الفہد لطباعۃ المصحف الشریف، ۱۹۹۵ء